

# مشائخ پنجاب کا ایک نادر تذکرہ

محمد اقبال مجیدی

پنجاب کے علماء و مشائخ کے حالات پر اب تک کوئی قیمتی کتاب منظر عام پر نہیں آئی ہے عمومی تذکرہ نویسوں نے اس خطے کو بڑی حد تک نظر انداز کر دیا ہے۔ پنجاب کے ہر قصبہ سے عربی، فارسی، اردو اور پنجابی کے مصنفین و شعراء کے شاہکار جستجو سے مل سکتے ہیں۔ اس وقت پنجاب کے علماء و مشائخ کے ایک ایسے نادر تذکرے سے روشناس کروایا جا رہا ہے جس سے زمانہ حال کے محققین نے استفادہ نہیں کیا۔ اس کتاب کا نام عین التصوف ہے۔ اس کا ابتدائی حصہ تصوف کے عمومی مسائل پر مشتمل ہے اور آخری حصہ مصنف کے آباء و اجداد، اساتذہ اور ہم مشرب احباب کے حالات سے بھر پور ہے۔

یہ کتاب اب تک شائع نہیں ہوئی اور بصورت مخطوطہ اس کا نسخہ جناب عبدالرشید سیالکوٹی مالک کتب خانہ رشید پور دو بازار لاہور کے پاس ہے۔ چونکہ مخطوطہ ناقص الاول ہے اس لئے مصنف کا پورا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ ایک دو مقامات پر مصنف نے اپنے اشعار نقل کرتے ہوئے اپنا تخلص فضلی بتایا ہے۔ والد کا نام سید مصطفیٰ بن سید عبدالرزاق معروف بہ شاہ چہراغ لاہوری بن سید عبدالوہاب بن سید عبدالقادر ثالث بن سید محمد غوث بالا پیر اوچی بن سید زین العابدین رحمۃ اللہ علیہم لکھا ہے۔ گویا مصنف کا تعلق اوچ کے سادات سے ہے چونکہ مصنف کے حالات مطبوعہ اور متعارف تذکروں میں نہیں ملتے۔ اس لئے ہم نے سادات اوچ کے تذکرے دیکھے تو سید علی اصغر گیلانی کے شجرۃ الانوار میں سید مصطفیٰ کی زینۃ اولاد میں سے صرف سید محبتی کا نام ملا اور پھر سید محبتی

۱۔ عین التصوف تلمی و رقی ۹ - ۱

۲۔ ایضاً ورق ۱۰۵ - ۱

کانام ملا اور پھر سید مجتبیٰ کے دو لڑکوں سید عبدالقادر اور سید ابوالنصر فضل الدین کا ذکر کیا گیا ہے۔ خیال ہوا کہ غالباً انہی فضل الدین نے اپنے نام کی مناسبت سے فضلی تخلص کیا ہوگا۔

فضل الدین کے بارے میں اس شجرہ میں بتایا گیا ہے :

سید ابوالنصر فضل الدین (صاحب سجادہ) متوفی ۱۲ جمادی الثانی ۱۱۲۸ھ۔

زوجہ اش بی بی عینی دختر سید اسماعیل بن شاہ چہراخ لاہوری مذکور، زوجہ ثانیہ عصمت

خاتون بنت نصر اللہ۔ سید فضل الدین۔

درہنگامہ سکھاں در عہد فرخ سیر شہادت یافت۔ نعلش ایساں میداشتند ۳

سید فضل الدین کے ایک بیٹے پیر بخش اور بیٹی بی بی سخاوت معروف بہ سعادت النساء کا ذکر

اسی شجرۃ الانوار میں کیا گیا ہے نیز لکھا ہے کہ پیر بخش لا ولد تھے۔ ۴

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صاحب شجرۃ الانوار کو سید مصطفیٰ کے صرف ایک ہی صاحبزادے سید مجتبیٰ

کا علم ہو سکا ہے یا عین التصوف کے کاتب نے قصداً سید فضل الدین کو براہ راست سید مصطفیٰ کا بیٹا لکھ دیا ہے۔ لیکن یہ قیاس آرائی بھی درست معلوم نہیں ہوتی کیونکہ مصنف اپنے والد کے حالات کا عینی شاہد ہے۔ نیز خود مصنف نے اپنے کسی جہانی مثل سید مجتبیٰ کا ذکر نہیں کیا۔

کتاب کے اندرونی شواہد سے مصنف کی زندگی کا یہ خاکہ تیار ہوا ہے۔ مصنف کا تعلق اوج کے اس خانوادے سے تھا جو اوج سے ہجرت کر کے لاہور آ گیا تھا۔ شعر بھی کہتے تھے فضلی تخلص کرتے تھے۔ اپنے اشعار کتاب میں نقل کے ہیں ۵۔ والد کی وفات (۱۰۶۵ھ) کے وقت کم سن تھے۔ اس لئے عم بزرگوار سید محمود (ف ۱۰۸۶/۱۶۷۵ء) نے ان کی تربیت کی لکھتے ہیں :

”بعد از انتقال قبلہ گاہی تربیت بندہ ایشان فرمودند و سجادہ نشینی دادہ اند“ ۶

۳۔ علی اصغر گیلانی۔ شجرۃ الانوار تلمی مخرومہ کتب خانہ دانش گاہ پنجاب۔ لاہور

ورق ۵۴ ب ۵۵، حدائق الانوار (سفر نامہ سید شرافت نوشاہی) در اوج ۱۹۳۸ء

تلمی مملوک مصنف مدظلہ۔

۴۔ علی اصغر ورق ۵۵۔ ۱

۵۔ فضلی؛ عین التصوف ورق ۹۔ ۶۔ ایضاً ورق ۱۰۸ ب۔

لیکن مصنف کی روحانی تشنگی اس کے باوجود باقی رہتی ہے۔ اور ان کے اجداد کے عرسوں کے موقع پر ایک بزرگ شخصیت حضرت شاہ محمد فاضل سے ان کی ملاقات ہوتی ہے ان دنوں مصنف کی عمر تیرہ چودہ سال کی تھی۔ یہ ملاقات مسلسل ہوتی رہی آخر مصنف ان سے بیعت ہو جاتے ہیں۔ ۱۰۹۹ھ کے علاوہ مصنف نے ملافتوحی لاہوری سے بھی اسماء عظام کے پڑھنے کی اجازت لی تھی لکھا ہے:

”بندہ را اجازت خواندن اسماء عظام از ملا صاحب است“

ان کے علاوہ پنجاب کے دیگر مشائخ سے بھی مصنف کے گہرے روابط کا پتہ چلتا ہے۔ ان مشائخ کے حالات تو اس تذکرے کے علمی فوائد کے تحت آئیں گے لیکن ان کے اسمائے گرامی ملاحظہ ہوں:-  
 میاں شاہ عبدالصبور، میاں عبدالرشید، شاہ بازید افغان، صوفی دوست، شیخ یحییٰ بن شیخ عبدالکریم لاہوری  
 شاہ دولابگراتی، شیخ ضیاء الدین خادم درگاہ حضرت داتا گنج بخش لاہوری اور میر احمد شہید۔

### کتاب پر ایک نظر

کتاب کا ابتدائی حصہ تصوف کے عمومی مسائل پر مشتمل ہے اور آخری حصہ مصنف کے آباء و اجداد اور احباب کے حالات پر مبنی ہے۔ اس کتاب کی اہمیت ان نکات سے بخوبی واضح ہو سکتی ہے:

- ۱۔ کتاب کے تذکرے کا حصہ مصنف کے ذاتی مشاہدات اور عینی شاہد کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے اسے منفرد ماخذ کی حیثیت حاصل ہے۔

- ۲۔ مصنف کو ایک حد تک تذکرہ نویسی کا شعور تھا جو اسے دیگر معاصر تذکرہ نویسوں سے ممتاز کر دیتا ہے۔ اور وہ یکہ حالات کے اندراج کے ساتھ ساتھ صاحب ترجمہ کی تاریخ و سال و وفات کا اہتمام اور اگر ان میں سے کوئی مصنف تھا تو اس کی تصانیف کے اقتباسات اور اگر کسی کی تصنیف کا علم نہیں ہو سکا تو اس کی غزلیات ہی نقل کر دی ہیں۔ اس طرح پنجاب کی کئی غیر معروف شخصیات کے سنین و وفات پہلی مرتبہ اس تذکرے کے ذریعہ منظر عام پر آ رہے ہیں۔

۱۔ ایضاً ۱۱۳ ب

۲۔ ایضاً ۱۳۰ ب

## کتاب کا سال تصنیف

نسخہ کے ناقص الاوّل ہونے کی وجہ سے اس کا صحیح سال تصنیف معلوم نہیں ہو سکا۔ ہم نے اس مقالہ میں مصنف کے احباب کے حالات کے دوران سنین ۱۱۰۳ھ، ۱۱۰۶ھ اور ۱۱۱۲ھ نقل کئے ہیں۔ ایک مقام پر مصنف نے عالم مکاشفہ میں سید محمد غوثؒ سے اپنی بیعت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ یہ بیعت ۱۱۲۰ھ کا واقع ہے ۹

گویا ۱۱۲۰ھ مؤخر ترین سنہ ہے جو کتاب میں مذکور ہوا ہے اس لئے ہمارے نزدیک یہ کتاب حدود ۱۱۲۰ھ/۱۰۹۶ء میں تالیف ہوئی ہے۔ کتاب کے آخر میں کاتب نے ۱۲۳۱ھ سال کتابت دیا ہے لیکن اسے سنہ تسوید لکھ دیا ہے جو غلط ہے۔

یہ کتاب ۱۳۳ اوراق پر مشتمل ہے۔ سہو ہائے کتابت اس کثرت سے ہیں کہ دیگر نسخوں کی دریافت کے بغیر تصحیح ممکن نہیں۔ اس وقت تک ہمیں اس کے کسی دوسرے نسخے کے وجود کا علم نہیں ہے۔

مصنف نے اپنے اجداد میں سے حضرت سید محمد غوثؒ اوجیؒ (ف ۹۲۳ھ) کے حالات حضرت شیخ عبدالقی محمدؒ کی کتاب اخبار الانبیاء سے نقل کئے ہیں لیکن بعض نکات ایسے بھی لکھے ہیں جو اخبار الانبیاء میں نہیں ہیں مثلاً

حضرت شیخ نے

گویند حضرت مولانا عبدالرحمن جامی باستماع خبر فضائل اوبجانب ادا شعاری فرستادند سنہ فضلی نے لکھا ہے۔

فیما بین مولوی جامی والیشان مکاتبات شوقیہ لود ۱۱

حضرت شیخ نے سید محمد اوجیؒ کا سال وفات نہیں لکھا لیکن فضلی نے ۲۷ رجب ۹۲۳ھ سال

وصال بتایا ہے ۱۲

۹ ایضاً ۱۰۳-۱

۱۱ عبدالقی شیخ: اخبار الانبیاء۔ میرٹھ ۱۲۷۷ھ ص ۱۹۰

۱۲ فضلی، عین التصوف ۹۹-۱

نیز سید عبدالقادر ثانی بن سید محمد غوث مذکور (ف ۱۴۰ھ) سید زین العابدین بن شیخ عبدالقادر  
(ف ۹۳۸ھ) سید محمد غوث بن زین العابدین مذکور (ف ۹۵۹ھ) حاجی عبدالقادر ثالث اور سید  
عبدالوہاب بن حاجی عبدالقادر کے بارے میں لکھا ہے :

حقیقت عمر و وفات ایشان معلوم نشد ۱۳

سید عبدالرزاق معروف بہ شاہ چراغ لاہوری کا سنہ و سال وفات ۲۲ ذی قعد ۱۰۶۸ھ لکھا ہے۔  
مصنف نے اپنے والد سید مصطفیٰ بن شاہ چراغ لاہوری کے بارے میں چند اہم نکات تحریر کئے ہیں :  
مسجد جامع کلان در روضہ اجداد خود بہ تکلف بسیار مقابلہ اجورہ مبلغ چہل ہزار روپہ یک دفعہ  
بنا کر دند ۱۴

نیز لکھا ہے کہ سید مرتضیٰ خان نے ایک مرتبہ اسی ہزار روپے بطور نذر پیش کئے۔ اور درخواست  
کی کہ اگر مجھے آپ کی دعا سے بیخ ہزاری منصب مل جائے تو ایک لاکھ روپے پیش کروں گا لیکن آپ نے  
یہ نذر قبول نہیں کی ۱۴

کمال خان لنگا کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ بھی آپ کا مرید تھا ۱۵  
سید محمود عم ہزار گوار مصنف

برادر حقیقی مرید والد کاتب حروف.... رحلت فرمودند روز چہار شنبہ وقت استوا ثمرہ  
جمادی الاول سنہ یک ہزار ہشتاد و شش مرید والد کاتب الحروف کہ برادر حقیقی ایشان بود  
بعد از انتقال قبلہ گاہی تربیت بندہ ایشان فرمودند و سجادہ نشینی دادہ اند ۱۵۔

مصنف نے اپنے اجداد کے علاوہ جن احباب کے حالات لکھے ہیں ان میں سے چند اہم نکات

۱۳۔ ایضاً ۱۰۴۔ ا ب

۱۴۔ ایضاً ۱۰۵۔ ا

۱۵۔ ایضاً ۱۰۵۔ ب

۱۶۔ عین التصوف ۱۰۷۔ ا - ۱۷۔ ایضاً ۱۰۷۔ ا

مصنف نے اپنے والد سید مصطفیٰ کا سال وفات ۱۰۶۵ھ لکھا ہے (۱۰۶ ب) لیکن سید علی امغر  
گیلانی نے ۱۰۸۴ھ تحریر کیا ہے (شجرۃ الانوار ورق ۵۴۔ ب)  
۱۸۔ عین التصوف ۱۰۸۔ ب

کا تجزیہ کیا جا رہا ہے۔

شاہ یتیم اللہ ابوالاسرار

در عمر ہفت ساگی از وطن.... ہجرت نمودہ در کوہ ہائے کثیم و تبست در طلب حق جل و علا

آمدہ اند ۱۹

پھر بغداد سے حکماً پنجاب آئے۔ اور لاہور پہنچ کر محلہ وچھووالی میں قیام کیا۔

حضرت ایشان.... از انجا بہ لاہور قدوم ارزانی فرمودند در محلہ وچھووالی کہ از جملہ محلہ ہائی

آن شہر است در یک مسجدی کہ از بنا محمد مقیم مشہور است۔ ۲۰

یہیں شاہ محمد فاضل لاہوری سے ان کی ملاقات ہوئی دنیا میں رویت باری تعالیٰ کا مسئلہ زیر بحث

رہا۔ شاہ ابوالاسرار دنیا میں رویت کے قائل تھے اور شاہ محمد فاضل آخرت میں رویت کے قائل تھے۔

شاہ ابوالاسرار اور علمائے لاہور کے درمیان اس موضوع پر تحریری مباحثہ بھی ہوا۔

شاہ محمد فاضل نے اس مباحثہ اور شاہ ابوالاسرار کے دیگر کلمات معارف اپنی کتاب وصالیہ میں

تفصیل سے لکھے ہیں۔ ۲۱

شاہ ابوالاسرار کے پنجاب میں یہ چار خاص مرید تھے شاہ محمد فاضل، حافظ محمد صادق، ملا امام الدین

اور میاں نور محمد۔

اب ان چاروں حضرات کے مختصر حالات ملاحظہ کریں۔

شیخ محمد فاضل بن شیخ عبدالفتاح لاہوری

مولد شریف ایشان در دیہہ رسول پور متصل فرید آباد حد صد گہرہ کہ در راہ ملتان می آید مقرر

است و والد ایشان شیخ عبدالفتاح نام ولی مرد خضر پیکر (است).... در ظاہر مشتم ز مینداری

دریاست پوگنہ مذکورہ.... ابتداء در مدت عمر پانزدہ سال در لاہور برائے کسب علوم دینی آمدہ

پیش سید ولی کو صاحب کمال بود در شہر لاہور شہرت بسیار داشت و مسجد سید مشار الیہ بر لب

۱۹ - عین التصوف ورق ۱۰۹ - ۱

۲۰ - ایضاً ورق ۱۰۹ - ب

۲۱ - ایضاً ورق ۱۱۲ - ب

دریائے راوی بر راج گھاٹ واقع است ....

”چند مدت در قریہ چک بلوچاں کہ متصل پرگنہ ناظر است اقامت داشتند و چند مدت در صد گہرہ بودند بعدہ بموجب تقاضای سخت پدر بزرگوار خود تزویج کردند۔ لیکن اولاد نشد و چند کتاب تصنیف ہم دارند مستملاً بہ مصالیح و راحت الواصلین و بے اختیار نامہ و مثبت الرویۃ“۔ ۲۲  
شاہ محمد فاضل، مصنف کی والدہ کے مرضِ موت میں عیادت کے لئے صد گہرہ گئے تھے۔ ۲۳  
شاہ محمد فاضل کا انتقال ۲ محرم ۱۰۹۹ھ کو ہوا۔ پہلے آپ کو آپ کے مسکن متصل دریائے راوی میں دفن کیا گیا لیکن دو اڑھائی سال کے بعد دریائے طغیان کے خدشہ سے ان کی نعش وہاں سے لاکر لاہور شہر بیرون دروازہ راج پورہ میں دفن کیا گیا:-

۲۴  
و مال ایشان شب جمعہ آخر وقت مغرب دوم ماہ محرم الحرام سنہ یک ہزار و نو دویست... بعد از رحلت دو نیم سال جاہی مقبرہ متبرکہ کہ متصل دریائے راوی در دیہہ مسکنت شان بود۔ چون آب دریا طغیان کرد چنانچہ خوف غرق قبر متصور شد ازین سبب از آنجا تابوت مبارک شان بر آوردہ در لاہور بیرون دروازہ راج پورہ کہ روی او طرف شمال است مقبرہ نمودہ شد“۔ ۲۵

### حافظ محمد صادق

اپنے پرگنہ کے قاضی اور تحفۃ الصادقین کے مصنف تھے۔ لکھا ہے: مولد شریف ایشان میکہ بہتقان کہ متصل صد گہرہ است از آنجا بعد ہوشیاری برائے طلب علم دینی در فرید آباد شریف آوردہ کسب علم ظاہری نمودہ.... بدرجہ کہ ہمہ عالمان آن دیار امور فتویٰ شرعی آن دیار ایشان تفویض نمودند... بعد از خدمت بندگی حضرت شاہ ابوالاسرار (یتیم اللہ مذکور) توصل نمودند..... تمام عمر در تلاوت و تنہای صرف نمودند و اکثر ہر روز نعت کلام مجید میگردند و عمر شریف ایشان ظاہراً بہ چہل سال رسید.....

۲۲۔ ایضاً ورق ۱۱۳۔ ۱۔ ۲۳۔ ایضاً ۱۱۵ ب

۲۴۔ ایضاً ۱۱۸ ب

۲۵۔ راحت الواصلین کا ایک طویل اقتباس، عین التصوف میں درج ہے (ورق ۲ تا ۵)

۲۵۔ ایضاً ورق ۱۱۹۔ ۱۔

ان کو قضاے حاجت کے دوران سیاہ سانپ نے ڈس لیا جس سے ان کی وفات ہو گئی۔  
 وصال نمونہ در سنہ یک ہزار (۱) ہشتاد و ستم شہر صفر تاریخ بیست و پنجم آخر شب یکشنبہ  
 رحمتہ اللہ علیہ و قبر شریف ایشان در مقام العاشقین متصل فرید آباد کہ جلے سکونت ایشان بود ہست  
 جائے پرفیض زیارت گاہ است۔ ۲۶  
 ایشان چند کتب تصنیف است ازان جملہ کتاب تحفۃ الصادقین کتاب عالی مضمون است ۲۷  
 فارسی میں شعر بھی کہتے تھے صادق تخلص کرتے تھے۔ ۲۸

### ملا امام الدین

پنجابی میں بہت سوزا انگریز شعر کہتے تھے۔ شاہ ابوالاسر مذکور کے مرید تھے۔ ان کا والد ہندو تھا اور  
 سرکشی کے باعث قید ہوئے اور شاہ جہان آباد میں ہی بحالت قید مر گیا۔ ملا امام الدین لاہور چلے آئے  
 یہاں آ کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

باشوق خیال ہائے پنجابی می ساختند و بہ توالات آمونختہ می شنیدند و جان گذاری میکردند.....  
 اکثر خیال ہای ملا امام الدین بزبان پنجابی مشہور است کہ از شورش احوال می بستند سر و میکزدند  
 و رقص می فرمودند و مردمان بہر طرف در کہن و پلورب و سندھ ٹپہ ہائے ایشان می خواندند و کلام  
 سوزا انگیز است بہر کہ می شنود آہ و فریاد پڑد و میسزند و یک کتاب  
 در زبان ہندی ساختہ اند نام آن دہرن سادہان یعنی آئینہ رستان کلام سکر آمیز و نکتہ درو انگریز  
 در آن تحریر یافتہ و کاتب حروف (مصنف) مضمون بعضی ٹپہ ہائے ایشان بزبان فارسی تغیر  
 دادہ می نویسند۔ ۲۹

ان کا کلام حدِ حصر سے زیادہ تھا۔ ۳۰  
 ابیات کے فارسی ترجمہ کے مطابق ان کا تخلص امام الدین تھا۔

۳۱۔ ایضاً ورق ۱۲۰ اب۔ ۳۲۔ ایضاً

۳۳۔ اشعار کے لئے ملاحظہ ہو ورق ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔

۳۴۔ ابیات کے ترجمہ کے لئے ملاحظہ ہو عین التصوف ورق ۱۲۲ اب تا ۱۲۳۔

۳۵۔ ایضاً



ان کی سکونت قصبہ رشکی میں تھی وہاں کے کسانوں سے عداوت کی وجہ سے لاہور آگئے تھے۔ ۱۱۰۴ھ میں انتقال کیا قبر کلا نوری میں ہے۔

”درسنہ یک ہزار و یک صد و چہار و اسی حق را بیک فرمودند۔ قبر شریف ایٹان پرگنہ کلا نوری واقع است“۔ ۱۱۰۴ھ  
میاں نور محمد

شاہ ابوالاسرار کے چوتھے مرید تھے۔ ان کی ولادت لاہور میں ہوئی اور سکونت اندرون موچی دروازہ لاہور میں تھی۔ ذی علم بزرگ تھے۔ ان کی قبر دریائے راوی کے کنارے قریہ مہنا لبیان (جوار صد گہرہ) کے متصل تھی۔ انہوں نے کوئی تصنیف یا دو گار نہیں چھوڑی ۱۱۰۴ھ  
 اب پنجاب کے بعض ایسے حضرات کا ذکر کیا جاتا ہے جو مصنف کے ہم مشرب تھے اور جن کی صحبت سے مصنف کو فوائد حاصل ہوئے۔  
بندگی شاہ عبدالصبور

ان کی ولادت قصبہ جہڑی ہوئی یہ سات سال کے تھے والد انتقال کر گئے۔ اپنے عم بزرگوار کے ہمراہ اکبر آباد جا کر نوزہتہ الارواح کے چند اجزا پڑھے جس سے طلب کی آرزو پیدا ہوئی۔ مرض شکم میں ۱۱۱۲ھ میں انتقال کیا۔ برطان پور میں دفن ہوئے لیکن ان کے مریدین ان کا تابوت نکال کر چھپ لے گئے جہاں ان کے حجرہ میں انہیں دفن کر دیا۔ لاہور میں ان کے کئی مرید تھے۔ ۱۱۳۳ھ۔ شاہ عبدالصبور شاعر بھی تھے مصنف نے ان کی چار غزلیں نقل کی ہیں۔ ۱۱۳۳ھ۔

میاں عبدالرشید

مولف سے گہرے روابط تھے لاہور میں سکونت پذیر تھے۔ اور شاہ محمد فاضل لاہوری کے احاطہ میں دفن

ہیں لکھا ہے :

۱۱۳۳ھ۔ ایضاً ورق ۱۲۳ ب

۱۱۳۳ھ۔ ایضاً ۱۲۴۔ و

۱۱۳۳ھ۔ ایضاً ۱۲۶۔ ب

۱۱۳۳ھ۔ ایضاً ۱۲۸ ب تا ۱۳۰۔ و

مولد ایشان قریہ نناچنبر متصل حجرہ شاہ محمد مقیم در صفر سن و از وطن برآمدہ در لاہور رسیدہ از آنجا با ہم خود اکبر آباد رفتہ آنجا باشاہ عبدالجلیل بغدادی بیعت نمودہ ترک دنیا نمودہ.... ازان بعد در لاہور ساکن اند در باغ میہ شریف عمر طویل یافتہ تا ہشتاد و بیش یا کم در مدت بیہ وضو گاہی نماندہ.... از غلبہ مستی ابیات فارسی و کلام مجید وغیرہ اکثر اوقات می خواندند.... با کاتب حروف شفقت بسیار دارند گاہ گاہی از راہ بندہ نوازی بہ نقیر خانہ تشریف می فرمایند.... قبر ایشان در مقبرہ متبرکہ حضرت ارشاد پناہی (شاہ محمد فاضل لاہوری) است تاریخ ہفتم یازدہم بہر تقدیر ہفتہ دوم ماہ شعبان رحلت ایشان است

**ملا فتوحی**

مصنف کے ہمسایہ، استاد اور مصنف کے اجداد کے اجازت یافتہ تھے ان کی قبر بھی شاہ محمد فاضل لاہوری کے احاطہ میں ہے لکھا ہے:

مروی با کمال است علم تکسیر و علم دعوت بوجہ احسن میزند، ہمسایہ کاتب حروف است.....  
 و ایشان اجازت ذکر نغی و اثبات از قبلہ گاہی علیہ الرحمۃ (سید مصطفیٰ لاہوری) است، دریں صورت بیک واسطہ مشغول بذکر مذکور.... و ملا اشار الیہ علم تکسیر و دعوت از سید حامد مرحوم برادر حقیقی جد بندہ سید عبدالرزاق مشہور شاہ چسراغ لاہوری حاصل نمودہ و بندہ را اجازت خواندن اسماء عظام از ملا صاحب است..... و در علم رمل نیز دخل دانند لہذا در لاہور قحط عظیم واقع شدہ کہ ہزار ہزار عالم بہ سبب فاقدی عالم نزار خست بر بستہ.... کہ ناگاہ شب یازدہم ماہ ربیع الآخر پیمانہ عمر را آخر کردہ بجوار رحمت حق پیوستند قبر ایشان نیز در مقبرہ حضرت ارشاد پناہی (شاہ محمد فاضل مذکور) است

**شاہ بازید افغان**

مژدوب سا لک تھے۔ ایک دن مصنف کے گھر گئے اور کہا:

اللہ اسم ذات است و دیگر اسم صفات اللہ اللہ گفتہ باشد

ان دنوں مصنف کم سن تھے۔ ان کی قبر شاہ جہان آباد میں ہے جو بازار اسپان کے متصل پرفیض

۲۵۔ ایضاً ۱۳۰۔ ب

۲۶۔ ایضاً ۱۳۰۔ ب

۲۷۔ ایضاً ۱۳۱۔ و

## زیارت گاہ ہے۔ ۳۸ صوفی دوست

مصنف سے قریبی تعلقات تھے سماع ساتھ ساتھ سنتے تھے۔ لاہور میں مدفون ہیں شیخ نظام الدین تھانیسری سے بیعت تھے لکھتے ہیں:

میر شیخ نظام الدین تھانیسری است اول تاجر بود بلخ با شیخ مذکور صحبت داشت.... عمر طویل یافتہ تہا بہتاد کم زیادہ لاہور وطن شان بود.... قبر ایشان در لاہور است اندرون مندوی شہر یار.... با کاتب حروف بسیار شفقت داشت چنانچہ وقت سماع فقیر را می طلبیدند و خود رقص میکردند و در عین حال با فقیر مصافحہ فرمودند.... ۳۹

شیخ یحییٰ بن شیخ عبدالکریم لاہوری

نورے سال کی عمر پائی۔ شاہ محمد فاضل نے تفسیر حسینی انہیں سے پڑھی تھی اور مصنف پر بہت مہربان تھے لکھا ہے:

عمر دراز یافتہ تا سنہ نور رسیدہ باشد مروی است پیر کمال و صاحب صورت صفوت بر حسین اولایح و حضرت ارشاد پناہی (شاہ محمد فاضل مذکور) تفسیر حسینی را پیش شیخ تکرار فرمودند با کاتب حروف بسیار شفقت دارند.... ۱۱۰۶ھ میں وفات پائی۔

وفات ایشان روز ۱۲ شنبہ یازدہم جمادی الاخر سنہ یک ہزار و یکصد و شش۔ ۱۱۰۶ھ مشہور چشتی شیخ طریقت اور مصنف شیخ عبدالکریم لاہوری کے صاحبزادے تھے۔

### شاہ دولہ گجراتی

عمر بوند تا صدر رسیدہ است.... دست شفقت بر سر فقیر ماییدہ بوند و شربتی عنایت کردند و قبلہ گاہی را تنہا ب حجرہ خود بردہ چیزی کلمہ کلام فرمودند معلوم نہ شد الا آن در قصہ گجرات خورد (است) ۴۱

۳۸ - ایضاً ورق ۱۳۱ - د، ب

۳۹ - ایضاً ورق ۱۳۱ ب

۴۰ - ایضاً ورق ۱۳۲ - د، ب ۴۱ - ۱۳۳ - د

## شیخ ضیاء الدین

درگاہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری لاہوری کے خادم تھے مصنف کے ساتھ بہت دوستی تھی ایک سو بیس سال عمر پائی تھی :

رحلت فرمودند تباریخ بیت و یکم ماہ ذی قعد روز سہ شنبہ سعادت غسل و تجازہ و در قبر داخل کردن باین احقر میسر آمدہ و قناعت بدرجہ داشتند کہ بیک جامہ مدت چہل سال گذرانیدہ بود۔ کتاب کے آخر میں ڈوشہدا کا ذکر ہے اول میر احمد شہید جو تیس سال کی عمر میں ۱۰۹۴ھ میں شہید ہوئے تھے لگے دوسرے والد بزرگ شہید۔ جو مصنف کے مرشد شاہ محمد فاضل کے مخلص تھے۔ ہجرات شاہ دولہ میں مقیم تھے۔ شہادت کے بعد ان کی نعش ان کے مقام ولادت صد گہرہ میں لا کر دفن کی گئی۔ مصنف کے ساتھ زندگی کا زیادہ حصہ گزارا تھا۔ تیس کی عمر میں شہادت پائی۔ اور سال شہادت ۱۰۹۴ھ ہے۔

۴۲۔ ایضاً ۱۳۳۔ و

\*\*\*\*\*